

# احقر الحاکمین کا جیل خانہ

دوزخ کے احوال

مفت

شیخ الحدیث القرآن و سنن پاکستان

حضرت علامہ فیض احمد اویسی دامت برکاتہم العالیہ



فاشر

مکتبہ بزم اویسیہ

لاہور پاکستان سٹورنگ 0300-7332369

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

اما بعد! فقیر نے جب تصنیفی کام شروع کیا ہے کوئی ایسا مستقل رفیق میسر نہ آیا جسے فقیر معاون بنا کر تصانیفی امور میں کامیاب بنائے بڑے عرصے کے بعد عزیزم صوفی مختار احمد صاحب اویسی از خود اس کام میں لگ گئے۔ نہ صرف تصنیفی امور میں ہاتھ بٹاتے بلکہ فقیر کے اکثر امور میں کام کو بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں آج سے تین سال پہلے فوٹو سٹیٹ مشین ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے عطا فرمائی تو موصوف فوٹو مشین کو چلانے کی مہارت حاصل کر کے فقیر کے مسودوں کو صاف کر کے رکھتے چلے آ رہے ہیں۔ یہ حضرت مسعود ملت پروفیسر محمد مسعود احمد مدظلہ ماہر رضویات کراچی کے تصور کو عملی جامہ پہنانے کا منصوبہ ہے کیونکہ انہوں نے فقیر کیلئے تاثرات لکھتے ہوئے فرمایا کہ اویسی کی تصانیف ضائع نہ ہونے پائیں۔ انہیں صاف کر کے محفوظ کر لیا جائے تاکہ آنے والی نسلیں استفادہ کر سکیں۔ عزیزم صوفی مختار احمد اویسی صاحب کے خلوص نے ان مسودوں کو محفوظ رکھنے کی بجائے ان کی اشاعت کے اسباب بنا دیئے ہیں۔ چنانچہ اس دوران درجنوں مسودے صاف کردہ اشاعت کیلئے احباب اہل سنت لے جا رہے ہیں اور شائع کر رہے ہیں۔

چنانچہ عزیزم محمد صفدر علی صابر خانوال، عزیزم محمد بلال اویسی ملتان درجنوں مسودے لے جا رہے ہیں اور ماہ ستمبر کے آخر تک شائع کرنے کا عزم رکھتے ہیں اسی طرح سلسلہ جاری ہے۔ سچ فرمایا علامہ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم نے ۔

اگر ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

واقعی یہ ہمارے لئے کوہ گراں سے زیادہ بوجھل تھا کہ ہم صاف کردہ مسودے جلد شائع کر سکیں لیکن عزیزم صوفی جناب کے خلوص کی برکت سے یہ کام آسان ہو رہا ہے..... سچ ہے کہ

بہر کارے ہمت بستہ گردو اگر خارے بود گلستہ گردو

فقیر صوفی صاحب کو ان کے والد گرامی صوفی منظور احمد صاحب اویسی مرحوم و مغفور کی دعائے مستجاب کا ثمرہ سمجھتا ہے کہ وہ انہیں بچپن میں علمائے کرام و مشائخ عظام کی محافل میں صرف اس ارادے سے لے جاتے تھے کہ یہ بچہ دین کے کام آئے۔

الحمد للہ! ان کی دعا رنگ لائی کہ آج یہ عزیز فقیر کی تصنیفی امور میں کام آ رہے ہیں۔

فقیر کی دعا ہے کہ انہیں مولیٰ عزوجل بطفیل حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دین کا سچا خادم بنائے اور ان کی اولاد کو بھی اسی کام میں قبول کرے۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاول پور۔ پاکستان

## پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہر حاکم جرائم پیشہ لوگوں کیلئے جیل خانہ تیار رکھتا ہے تاکہ مجرم کو سزا دی جاسکے تاکہ وہ آئندہ جرم کا ارتکاب نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین ہے اس نے بھی مجرموں کیلئے جیل خانہ تیار کر رکھا ہے فقیر اس جیل خانہ کا مختصر تعارف لکھتا ہے تاکہ اس کے حالات پڑھ کر مجرم اپنے جرائم سے توبہ کرے یا سرے سے جرائم کا ارتکاب ہی نہ کرے۔ اس لئے اس کا نام بھی خدا کا جیل خانہ رکھا ہے۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ علیہ وسلم

علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاول پور۔ پاکستان ..... ۳۱ رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ



## احکم الحاکمین کا جیل خانہ

ہر شریف آدمی دنیا کے جیل خانہ کا نام سن کر کانپ جاتا ہے لیکن یہاں پر خدا نخواستہ کسی شریف آدمی پر الزام آجائے تو بذریعہ رشوت، سفارش یا ذاتی اثر و رسوخ سے بچ نکلنے کی تدبیر بن جاتی ہے لیکن وہاں یہ باتیں نہیں چلیں گی اور پھر جیل میں جا کر تخفیف سزا انہی باتوں سے ممکن بھی نہیں اور وہاں کا فیصلہ اٹل ہے اور پھر یہ جیل چند روزہ ہے وہاں کافروں، مشرکوں، منافقوں کیلئے یہی سزا اور گنہگار کو معافی نہ ملی تو سزا کی معیاد مقررہ سے پہلے نجات مشکل ہوگی۔ اسی لئے ہر شریف آدمی کو آج ہی احکم الحاکمین کی سزا سے بچنے کی تدبیر ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے جیل خانہ کی شدت اور سختی کو خود خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ

**یوم نقول لجنہم هل امتلئت و نقول هل من مزید (پ ۲۶، سورہ قی: ۳۰)**

ترجمہ کنزالایمان: جس دن ہم جہنم سے فرمائیں گے کیا تو بھر گئی وہ عرض کرے گی کچھ اور زیادہ ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دوزخ کے حرص کا حال بتایا ہے کہ اس میں جتنے انسان ڈالے جائیں گے تب بھی دوزخ سیر نہ ہوگی بلکہ مطالبہ کرے گی کہ کچھ اور کچھ اور۔

## عقیدہ

ہمارا ایمان ہے کہ جنت اور دوزخ دونوں کا وجود ہے اور خدا جل جلالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق جو کچھ بھی فرمایا ہے درست اور حق ہے جنت کی وسعت کا تو ذکر ہم نے دوسرے مقام پر عرض کر دیا ہے اب جہنم کی وسعت کا بیان ملاحظہ ہو وہ یہ کہ جب سے دنیا شروع ہوئی اس وقت سے لے کر آج تک اور پھر قیامت تک کے جتنے بھی جنوں اور انسانوں میں کافر گزرے ہیں اور ہوں گے ان سب کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور ان کے علاوہ دیگر مستحقین عذاب بھی اس میں ڈالے جائیں گے اور پھر خدا تعالیٰ جہنم سے دریافت فرمائے گا کہ کیا تو بھر گئی؟ اب اور تو کچھ نہیں چاہئے! تو جہنم عرض کرے گی کہ الہی! کچھ اور بھی زیادہ ہے تو میرے اندر ڈال! وہ سب ڈال دینے کے باوجود وہ بھوکی کی بھوکی رہے گی اور اسی بات کے پیش نظر آج بھی اگر کوئی بلا نوش اتکا کھائے اتکا کھائے کہ دسترخوان سے اٹھنے کا نام ہی نہ لے تو یوں کہتے ہیں کہ اس کے تو پیٹ کا جہنم بھرتا ہی نہیں گویا وہ کھاتا جاتا ہے اور **ہل من مزید** کا نعرہ لگاتا جاتا ہے۔ ہاں تو جہنم اتنی بڑی ہوگی کہ بھرنے کا نام ہی نہ لے گی، آخر اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے اسے بھرے گا۔

چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جنت اور دوزخ دونوں کو فرمائے گا: **یومئذ منکما ملؤھا** اس دن میں بھروں گا مگر جہنم کو بھردینے پر بھی جب وہ بھرے گی پھر بھی **من مزید** کا نعرہ لگائے گی تو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

**حتى يضع الله رجله تقول قط قط فهنالك تمتلئ** (مشکوٰۃ شریف، ص ۳۹۷)

حتی کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا پاؤں رکھے تو جہنم کہے گی بس بس بس! پس اس وقت وہ بھر جائے گی۔

**ازالہ وہم.....** حدیث میں جو پاؤں کا لفظ آیا ہے یہ ایسے ہی ہے جیسے قرآن پاک میں **ید** اور **وجہ** کا لفظ وارد ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ ہاتھ پیر اور منہ سے پاک و منزہ ہے مگر یہ الفاظ محاورۃً وارد ہوئے ہیں ان سے مراد اللہ تعالیٰ کی نصرت و قدرت اور اس کی رحمت ہے۔ حدیث پاک میں جو پاؤں رکھنے کا لفظ وارد ہوا ہے اس سے مراد اللہ کی قدرت ہے یعنی جہنم اس کی قدرت سے بھر جائے گی اور اس ظہور قدرت کی کیفیت یہ ہوگی کہ **یزوی بعضھا الی بعض فلا یظلم اللہ احدا من خلقہ** (مشکوٰۃ شریف، ص ۳۹۷) جہنم کے بعض حصے بعض کی طرف سکیڑ دیئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم نہیں کرے گا۔ یعنی جہنم جب بھرے گی نہیں تو اللہ تعالیٰ اسے سکیڑ دے گا اور وہ سمٹ آئے گی یہی ہے اللہ کا اس میں اپنا پاؤں رکھنا یعنی اپنی قدرت سے اسے سکیڑ دے گا۔

**ازالہ کوہم.....** یہ جو فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم نہیں کرے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ جنت و دوزخ دونوں کو بھر دینے کا اللہ تعالیٰ وعدہ فرمائے گا تو جنت اپنی وسعت کے سبب سے جب بھرے گی نہیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ **لا يزال في الجنة فضل حتى ينشئ الله لها خلقا فيسكنهم فضل الجنة** (مشکوٰۃ شریف، ص ۳۹۷) یعنی جنت میں وسعت و زیادتی باقی رہے گی اور اس کے مکان خالی رہ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے ایک نئی مخلوق پیدا فرمائیگا اور جنت کی وسعت اور اس خالی مکانات میں اس نئی مخلوق کو بٹھرا کر جنت کو بھر دے گا۔

**فائدہ.....** اللہ تعالیٰ کا یہ فضل و کرم ہوگا کہ جنت کو بڑھانے کے کیلئے اسی وقت ایک نئی مخلوق پیدا فرما کر انہیں بغیر کسی نیک عمل کے اور بغیر کسی اطاعت کے جنت میں داخل فرما دے گا یہ تو تھی جنت کو بھرنے کی صورت۔ مگر جہنم کی وسعت کو بھی وہ کیا اسی طرح بھرتا کہ کوئی نئی مخلوق پیدا کر کے بغیر کسی گناہ کے انہیں جہنم میں ڈال کر جہنم کو بھر دیتا؟ اگر وہ ایسا کرتا تو اگرچہ اس مالک حقیقی کو اس بات کا بھی اختیار ہے اور وہ جو چاہے کر سکتا ہے اور اپنی ملک میں مالک جیسے چاہے تصرف کر سکتا ہے لیکن بظاہر صورتاً یہ بات ظلم ہوتی اور اللہ تعالیٰ اس صورت میں بھی ظلم نہیں فرماتا اس لئے وہ جہنم کو بھرنے کیلئے یہ صورت اختیار نہ فرمائے گا۔ حدیث پاک میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس لئے یہ ارشاد فرمایا کہ **فلا يظلم الله احدا من خلقه** یعنی وہ اپنی مخلوق پر ظلم نہیں کرے گا کہ ایک بے گناہ مخلوق کو پیدا کر کے محض جہنم بھرنے کیلئے انہیں جنت میں داخل فرما دیگا کہ یہ اس کا فضل و کرم ہوگا ہاں وہ قادر مطلق ہے جہنم کو وہ اس طرح بھرے گا کہ **يزوي بعضها الي بعض** اس کے بعض حصے بعض کی طرف سکیڑ کر اسے تنگ کر دے گا اور اس طرح اس کو بھر دے گا۔

**فائدہ.....** دیکھا آپ نے کہ جہنم کو بھی اللہ تعالیٰ نے کس قدر وسعت دی ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ اسے اپنی قدرت سے سکیڑے گا نہیں وہ بھرنے میں ہی نہ آئے گی۔ آپ وسعت کا بیان پڑھ چکے کہ ہماری زمین جیسی تیرہ لاکھ زمینیں اس میں سما جاتی ہیں ہماری زمین جس قدر وسیع ہے وہ ہمارے سامنے ہے پھر اس قدر وسیع ہے کہ کئی زمینیں اس آتشیں کڑے میں ڈالی جاسکتی ہیں تو اس کی وسعت کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔



## جہنم کی آگ

اللہ تعالیٰ اس جیل خانہ کی آگ کے متعلق فرماتا ہے:

**قل نار جہنم اشد حرا ط لو كانوا يفتقون** (سورہ توبہ: ۸۱)

ترجمہ کنز الایمان: فرمادو جہنم کی آگ سب سے زیادہ سخت گرم ہے۔

اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

**نارکم جزء من سبعین جزء من نار جہنم** (مشکوٰۃ شریف، ص ۴۹۴)

تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

یعنی ہماری اس دنیا کی آگ سے جہنم کی آگ ستر گنا زیادہ گرم ہے۔ بھائیو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے عذاب سے پناہ مانگو اور ایسے کام جن کی وجہ سے انسان جہنم کی آگ کا مستحق بن جائے۔ ذرا سوچو تو سہی کہ یہ ہماری دنیا کی آگ کس قدر گرم ہے اور اس میں لحظہ بھر بھی ٹھہرنا مشکل ہے اور جہنم کی آگ تو اس سے بھی ستر گنا زیادہ سخت گرم ہے پھر کس قدر نادانی اور غفلت ہے کہ جہنم کی آگ کی ہم کچھ پرواہ نہیں کرتے اور برے کاموں سے نہیں رکتے۔ ذرا اس دنیا کی آگ میں ایک انگلی ہی ڈال کر دیکھو کہ کیا تم اس کی حرارت برداشت کر سکتے ہو؟ اگر نہیں تو پھر سوچو کہ جہنم کی آگ جو اس آگ سے بھی کئی گنا زیادہ سخت گرم ہے تو اس کی برداشت کیسے ہو سکے گی۔ خدا بچائے اپنے فضل و کرم سے ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کے عذاب والے عمل نہ کریں۔

عزیزو! آج تو ایسا غفلت کا دور ہے کہ بعض لوگ بے پرواہی سے کہہ دیتے ہیں کہ اوجی خدا جس جگہ اور جہاں رکھے ہم خوش ہیں تو بہ توبہ! کس قدر نادانی ہے کہ بجائے اس کے کہ اس کے عذاب سے نجات کی دعا کی جائے اس جرات کا اظہار کیا جاتا ہے کہ معاذ اللہ ہم عذاب سے بھی خوش ہیں۔ دوستو! جہنم کی حقیقت پر ایمان لاؤ اور اس کی حرارت و تپش سے بچنے کی کوشش کرو! ہاں شفاعت پر اُمید رکھو، دوزخ سے ڈرو بھی اور حضور علیہ السلام کی شفاعت پر اُمید رکھو۔ ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک ایسا نعم خوار اُمت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عطا فرمایا ہے کہ جس نے رور و کر ہمیں جہنم کی آگ سے بچایا۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ۔

**اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگی رورو کے مصطفیٰ ﷺ نے دریا بہا دیئے ہیں**

سبحان اللہ! کیا شانِ کرم ہے کہ ہم گنہگاروں کیلئے اتار دئے کہ اپنے مبارک آنسوؤں سے جہنم کی آگ بجھادی پھر جو شخص ایسے مہربان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کہنا نہ مانے اس سے بڑا بے وفا کون ہوگا؟

**فائدہ.....** حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو یہی چاہتے ہیں کہ ہم جہنم کی آگ سے بچ جائیں مگر ہمارا بھی تو فرض ہے کہ ان کی اتباع کریں اور ان کا کہا مان کر اس آگ سے بچ جائیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری مثال اور تمہاری اس شخص کی سی ہے جو آگ روشن کرے اور جب وہ جگہ روشن ہو جائے تو اس پر پروانے گرنے لگیں وہ شخص ان پروانوں کو پرے ہٹاتا رہے لیکن پروانے اس کے ہٹانے کی پرواہ نہ کریں اور آگ میں گرتے رہیں۔ اسی طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **انی اخذ بحجزکم عن النار ہلم عن النار ہلم عن النار فیغلبونی ویقتحمون فیہا** میں تمہاری کمر میں ہاتھ ڈال کر تمہیں جہنم کی طرف سے ادھر کھینچتا ہوں مگر تم مجھے پرے کر کے خود آگ میں جا پڑتے ہو۔ (الترغیب والترہیب، ص ۶۵۸)

بھائیو! سنا آپ نے! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرما رہے ہیں! فرمایا میں تو تمہیں پکڑ پکڑ کے بھی جہنم میں گرنے سے بچانا چاہتا ہوں مگر تم ہو کہ مجھے ایک طرف کر کے بخود جہنم میں چھلانگیں لگا رہے ہو۔

### جلد باز سنی

مجھ سے کسی نے پوچھا کہ کیا سنی دوزخ میں جائے گا میں نے کہا تو بہ! سنی اور جہنم؟ یہ جہنم ہرگز کسی سنی کیلئے نہیں لیکن اگر کسی سنی نے خود ہی چھلانگ لگا دی تو یہ اس کی اپنی بد قسمتی ہے وہ یہ کہ اگر سنی ہو کر ان غیر شرعی حرکتوں سے باز نہ آئے جن سے اس کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روکا ہے تو یہ اس کا اپنا قصور ہوگا وہ اگر چہ سنی ہے اور ہمارے لئے واجب التعظیم! مگر اس کا یہ معنی نہیں کہ اب وہ شرعی احکام کو واجب التعظیم نہ سمجھے اور ان پر عمل نہ کرے اور بغیر عمل کے یہ سمجھے کہ میں کامیاب ہو جاؤں گا۔

یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

### عقلی دلیل

ریلوے کی پٹری پر ریل کے ہر ڈبہ کو اس کے اوپر چلنا ضروری ہے ڈبہ تھرڈ کلاس کا ہو یا فرسٹ کلاس کا دونوں ہی کیلئے لازم ہے کہ لائن کے اوپر چلیں یہ نہیں کہ فرسٹ کلاس کا ڈبہ اسی ناز میں کہ میں فرسٹ کلاس کا ڈبہ ہوں پٹری سے اتر جائے تو تھرڈ کلاس کا ہو یا فرسٹ کا منزل تک کبھی نہ پہنچے گا پس آج کوئی پٹھان ہو، مغل ہو یا سید یا کوئی ادنیٰ ہو یا اعلیٰ سبھی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بچھائی ہوئی پٹری یعنی شریعت پر چلنا ضروری ہے اور یہ بات نہیں کہ غریب و ادنیٰ لوگ تو شرعی پٹری پر چلیں اور امیر و اعلیٰ لوگ اس پٹری سے اتر جائیں خوب یاد رکھئے جو بھی اس پٹری سے اتر منزل تک ہرگز نہ پہنچ سکے گا۔

خلافت پیغمبر کے راہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید



## دوزخ کا دوزخ

جہنم کی آگ کی تیزی کا میں ذکر رہا تھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دنیا کی آگ سے جہنم کی آگ ستر گنا زیادہ سخت گرم ہے۔

بھائیو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ارشاد پر ہمارا ایمان ہے آپ نے جو کچھ فرمایا حق اور درست ہے جو اس میں شک کرے کافر ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کی تائید آج کل کے سائنس کے جدید انکشافات جس طرح کر رہے ہیں اس کا ذکر اسلام کے مضامین میں موجود ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہنم کی آگ کی تیزی بیان فرمائی ہے اور اس ہماری دنیا کی آگ سے اسے ستر گنا زیادہ گرم بیان فرمایا ہے۔ اب آئیے اس سورج کی گرمی ملاحظہ فرمائیے جو سائنس دانوں نے بیان کی ہے اور بتایا کہ اس دنیا کی آگ سے سورج کس قدر زیادہ گرم ہے۔ سیارہ ڈائجسٹ لاہور شمارہ اگست ۱۹۶۹ء صفحہ ۱۲ پر ہے:-

یہ تو آپ جانتے ہیں کہ سورج بہت گرم ہے لیکن آپ شاید یہ اندازہ نہ لگا سکے ہوں گے کہ سورج کس قدر گرم ہے آپ کے جسم کا درجہ حرارت صرف ۳۷ ڈگری گریڈ ہے، کھولتے ہوئے پانی کا ۱۰۰ ڈگری۔ گرم سرخ لوہے کا یا چولہے کے شعلے کا ۵۰۰ یا ۱۰۰۰ ڈگری تک ہوتا ہے۔ ۱۰۰ اور ۵۰۰ سینٹی گریڈ پر لوہا بھی پگھل کر پانی کی طرح لگتا ہے اور ۳۰۰۰ ڈگری سینٹی گریڈ پر لوہا بھی بھاپ بن کر اڑ جاتا ہے لیکن سورج کا کم از کم درجہ حرارت ۶۰۰۰ ڈگری ہوتا ہے یہ سورج کی سطح کا درجہ حرارت ہے مرکز میں تو درجہ حرارت ۲ کروڑ ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچتا ہے یہی وجہ ہے کہ سورج پر کوئی چیز ٹھوس یا مائع حالت میں نہیں۔

**فائدہ.....** ہماری اس دنیا کی آگ کی زیادہ سے زیادہ حرارت ۱۵۰۰ ڈگری سینٹی گریڈ ہے اور اس کے مقابلہ میں سورج کی حرارت ۲ کروڑ ڈگری تک بتائی ہے سائنس کے اس انکشاف کی تصدیق کرنے والے اب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد **نارکم جزء من سبعین جزء من نار جہنم** تمہاری یہ آگ جہنم کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے کا کیسے انکار کر سکتے ہیں سائنس کے آلات کی اگر یہاں تک رسائی ہے اور ان کے آلات کے ذریعہ اگر تم نے سورج کی حرارت معلوم کر لی ہے تو اللہ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسائی وہاں تک ہے جہاں تک اور کسی سائنسدان کے کسی آلہ کی رسائی نہیں اور جہاں اللہ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر جا پہنچی ہے وہاں کسی بڑے سے بڑے سائنس دان کی ہزار کوشش کے باوجود بھی نظر نہیں پہنچ سکتی اللہ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر جنت و دوزخ تک بھی پہنچتی ہے تو جو اللہ کا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنت بھی دیکھتا ہے اور جہنم بھی۔ وہی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہنم کی حرارت کی خبر دے رہے ہیں کہ اس دنیوی آگ سے وہ ستر گنا زیادہ ہے تو اپنے آلات پر ایمان لانے والے اللہ کے آلات کے کمالات کا کیسے انکار کر سکتے ہیں؟

## کافر کے دانت

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن کافر کے دانت پہاڑ اُحد کے مانند ہو جائیں گے۔ (مشکوٰۃ شریف، ص ۴۹۵)

## دو مونڈھوں کا درمیانی فاصلہ

حدیث شریف میں ارشاد فرمایا ہے کہ

ما بین منکبی الکافر فی النار مسيرة ثلاث ایام للراکب السنووع

جہنم میں کافر کے دو مونڈھوں کا درمیانی فاصلہ تیز روموار کے تین دن کی مسافت کے برابر ہوگا۔

اسی طرح جہنم میں کافر کے منا پے کا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طرح ذکر فرمایا ہے: **ان غلظ جلد الکافر اثنان واربعون ذراعا** کافر کی جلد کا منا پا ۴۲ ہاتھ کا ہوگا اور اس کے بیٹھنے کی جگہ کے متعلق فرمایا: **ان مجلسه من جہنم ما بین مکة والمدینة** اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ مکہ و مدینہ کی درمیانی جگہ کے برابر ہوگی۔ جہنم میں کافر کے اعضاء اس لئے بڑے ہو جائیں گے تاکہ اسی لحاظ سے ان کو عذاب بھی بڑا دیا جائے بہر حال وجہ کچھ بھی ہو ارشاد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے ہمارا ایمان ہے کہ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حق ہے درست ہے لیکن وہ لوگ جو حدیث پاک پر عقلی دھکوسلوں کے ذریعہ اعتراض کیا کرتے تھے اور دانت کا اتنا بڑا ہونا اور دو مونڈھوں کے درمیانی فاصلہ کی طوالت اور کافر کی جلد کی وسعت جن کی سمجھ میں نہیں آیا کرتی تھی وہ آئیں اور اپنی سائنس کے انکشافات ملاحظہ کریں اور دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس سائنس کے ہاتھوں کس طرح اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کی تائید کرائی ہے۔ چنانچہ سیارہ ڈائجسٹ کا شمارہ اگست ۱۹۶۹ء صفحہ ۱۲۹ پر سورج کا مطالعہ کرنے والے سائنسدانوں نے دوربین کے ذریعہ سورج میں عجیب و غریب مناظر دیکھے ہیں دوربین میں سورج کچھ ایسا نظر آتا ہے جیسے کہ ایک دیگہ جس میں چاول اُبل رہے ہوں گیس کا بہت بڑا گولہ ہونے کی وجہ سے اس کی تہ میں گرمی کے باعث بڑے بڑے بلبلے پیدا ہوتے ہیں جو تہ سے نکل کر سطح پر آ کر پھٹتے رہتے ہیں یہ بلبلے خوردبین میں سے اُبلتے ہوئے چاولوں کی طرح نظر آتے ہیں لیکن سورج کا ایک بلبلہ یا چاول کئی ہزار مربع میل کے رقبے میں پھیلا ہوتا ہے بعض اوقات سورج کی سطح پر پل بھی دیکھے گئے ہیں ان پلوں کی شکل ایسے پلوں سے ملتی ہے جو ریلوے لائن کے اوپر سے سڑک گزرنے کیلئے تعمیر کئے جاتے ہیں یہ پل کئی ہزار سے کئی لاکھ میل تک لمبے ہوتے ہیں تھوڑے عرصے بعد یہ پل ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں اور بعض اوقات ان کے ٹکڑے جو کئی ہزار میل لمبے ہوتے ہیں سورج کی سطح سے کئی لاکھ میل بلند ہو کر دوبارہ سورج کی گود میں گر جاتے ہیں۔ حدیث میں ارشاد فرمودہ کافر کے دانت کی بڑائی پر اعتراض کرنے والو! اپنی سائنس کے بیان کردہ سورجی بلبلے یا چاول کو سامنے رکھو اور دیکھو! تمہاری سائنس کے بقول اگر ایک بلبلہ یا چاول ہزاروں مربع میل کے رقبے میں پھیلا ہوا ہو سکتا ہے جو ایک پہاڑ کے برابر



بن جاتا ہے تو حدیث پاک کے بیان فرمودہ دانت کا ایک پہاڑ کے برابر ہو جانے میں تمہیں کیا اعتراض ہے؟ اور کافر کے دو موٹڑھوں کے درمیانی فاصلہ کی حدیث کی بیان فرمودہ وسعت پر عقلی ڈھکوسلوں کو پیش کرنے والو! آؤ اپنی سائنس کے کئی ہزار اور کئی لاکھ میل لمبے پل دیکھو اور بتاؤ کہ جب تم اپنی سائنس کے کہنے پر اس سورج میں جو جہنم سے خدا جانے کس قدر چھوٹا ہے اگر کوئی لاکھ میل لمبے پل تسلیم کر سکتے ہو تو ہم اپنے رسول برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق جہنم میں کافر کے دو موٹڑھوں کی درمیانی مسافت کی طوالت کیوں تسلیم نہ کریں۔

### روز قیامت

مسلمان کا روز قیامت پر بھی ایمان ہے اور یہ حقیقت ہے کہ ایک روز ایسا آنے والا ہے جس روز یہ سارا نظام دنیا درہم برہم ہو جائیگا اور سب پر فطاری ہو جائے گی باقی ذات صرف ایک خدا کی ہے باقی سب فانی ہیں۔ حاجی حق حق نے لکھا ہے ۔

یہ کل من علیہا فان سے ظاہر حقیقت ہے  
کہ سب کچھ یہاں فانی ہے ایک ذات خدا باقی

اور اس کے بعد کیا خوب کہا کہ ۔

زبان اہل دنیا پر ہے ذکر اس فانی دنیا کا  
مگر ورور زبان مولوی رہتا ہے یا باقی

ہاں تو قیامت کے روز جو کچھ ہوگا اس کا ذکر قرآن پاک میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ایک جگہ قیامت ہی کا ذکر فرماتے ہوئے فرماتا ہے: **وَإِذَا الْبَحَارُ سُجْرَتْ (پ ۳۰، سورہ نکور: ۶)** اور جب سمندر سلگائے جائیں یعنی قیامت کے روز سمندر کا پانی کھولنے لگے گا یہ تو ہے ارشاد حق جو چودہ سو سال پہلے فاران کی چوٹیوں سے سنایا گیا اور جس پر ہر اہل زبان کا ایمان ہے اور اب سائنس نے انکشاف کیا ہے وہ بھی سن لیجئے اسی سیارہ ڈائجسٹ میں اسی سورج کے متعلق مضمون میں یہ بھی لکھا ہے کہ سورج کا درجہ حرارت بلند ہوتا جا رہا ہے اور بلند ہوتا رہے گا اس کے نتیجے میں ہماری دنیا میں بھی گرمی مسلسل بڑھتی جائے گی حتیٰ کہ ایک دن ایسا بھی آئے گا جب سمندری پانی اُبلنے لگے گا اور انسان حیوانات و نباتات جھلس کے رہ جائیں گے۔ (صفحہ ۱۲۹)

یہی روز قیامت ہوگا اور قرآن پاک نے جو بات چودہ سو سال پہلے فرمادی تھی کہ **وَإِذَا الْبَحَارُ سُجْرَتْ (پ ۳۰، سورہ نکور: ۶)** آج سائنس کے انکشاف نے اس کی تائید کر دی اور حق تو یہ ہے کہ آج کل کی جتنی ایجادات اور جتنے انکشافات سامنے آرہے ہیں ان سب سے اسلامی ارشادات کی تائید ہو رہی ہے اور یہ حقانیت ہے دین اسلام کی کہ اس نے جو کچھ فرمادیا وہی کچھ سامنے آرہا ہے۔

## ایسے مسلمان سنبھل

ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قبور سے اٹھنے کے بعد حشر کے میدان میں حاضری دینی ہے وہاں پچاس ہزار سال کا ایک دن ہوگا حساب و کتاب ہوگا اسی عرصہ کیلئے سرمایہ اعمال صالحہ ضروری ہے اس کے بعد پل صراط سے گزرنا ہوگا۔ فقیر پل صراط کا تعارف آگے چل کر عرض کرے گا۔

## عذاب دوزخ کا اندازہ

☆ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جس کی دونوں جوتیاں اور دونوں تسمے آگ کے ہوں گے جن کی وجہ سے ہانڈی کی طرح اس کا دماغ کھولتا ہوگا وہ سمجھے گا کہ مجھے ہی سب سے زیادہ عذاب ہو رہا ہے حالانکہ اس کو سب سے کم عذاب ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

☆ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن ایک ایسے دوزخی کو جو دنیا میں تمام انسانوں سے زیادہ عزت اور عیش میں رہا تھا پکڑ کر ایک مرتبہ دوزخ کا غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ اے ابن آدم! کیا تو نے کبھی نعمت دیکھی ہے؟ کیا کبھی تجھے آرام نصیب ہوا؟ اس پر وہ کہے گا خدا کی قسم! اے رب نہیں (میں نے کبھی آرام نہیں پایا) پھر فرمایا قیامت کے دن ایک ایسے جنتی کو جو دنیا میں تمام انسانوں سے زیادہ مصیبت میں رہا تھا پکڑ کر جنت میں غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ اے ابن آدم! کیا کبھی تو نے مصیبت دیکھی ہے؟ کیا تجھ پر سختی گزری ہے؟ وہ کہے گا خدا کی قسم! اے رب مجھ پر کبھی سختی نہیں گزری اور میں نے کبھی مصیبت نہیں دیکھی۔ (مسلم شریف)

## دوزخ کا سانس

حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سخت گرمی ہو تو ظہر کی نماز دیر سے پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی سختی دوزخ کی تیزی کی وجہ سے ہوتی ہے (پھر فرمایا کہ) دوزخ نے اپنے رب کی بارگاہ میں شکایت کی کہ میری تیزی بہت بڑھ گئی ہے حتیٰ کہ میرے کچھ حصے دوسرے حصوں کو کھائے جاتے ہیں (لہذا مجھے اجازت دے کہ میں کسی طرح اپنی گرمی ہلکی کروں) چنانچہ رب العالمین نے اس کو دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دی، ایک سانس سردی کے موسم میں اور ایک گرمی کے موسم میں، لہذا سخت گرمی جو تم محسوس کرتے ہو (جو سانس کے ساتھ باہر آتی ہے) اور سخت سردی جو تم محسوس کرتے ہو دوزخ کے سرد حصہ کے سانس کا اثر ہے۔ (بخاری شریف)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ دو پہر کو روزانہ دوزخ کو دکھایا جاتا ہے کہ گرمی میں دوزخ سانس باہر پھینکتی ہے اور اس طرح دنیا میں گرمی بڑھ جاتی ہے اور سردی میں سانس اندر لیتی ہے اور اس طرح دنیا کی گرمی کھینچ لیتی ہے اس وجہ سے سردی بڑھ جاتی ہے۔



## جنات کو عذاب

عارف باللہ حضرت عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ کا بیان ہے کہ جنات کو آگ کا عذاب نہیں دیا جائے گا کیونکہ آگ ان کی طبیعت ہے بلکہ ان کو زمہریر یعنی انتہا درجہ کی ٹھنڈک کا عذاب دیا جائے گا۔ یہ بات دنیا میں بھی ہے کہ وہ سردی سے ڈرتے ہیں اور سرد ہوا سے جنگلی گدھوں کی طرح بدحواس ہو کر بھاگتے ہیں۔ موصوف فرماتے ہیں کہ پانی میں نہ شیطان داخل ہو سکتا ہے نہ کوئی جن جاسکتا ہے اگر کوئی ان کو پانی میں ڈال دے تو بچھ کر فنا ہو جائیں یہ بھی فرماتے ہیں کہ قاتلوں کو شیطان کے ساتھ ٹھنڈک کا عذاب دیا جائے گا۔

درس عبرت..... اے برادر! چشم عبرت کھولنے کہ اس دنیا کی معمولی سردی اور گرمی کو انسان برداشت نہیں کر سکتا جو دوزخ کے سانس سے پیدا ہوتی ہے پھر بھی دوزخ کی اصلی گرمی اور سردی کو برداشت کرنے اور وہاں کا عذاب بھگتنے کے دعوے کس بل بوتے پر ہیں؟ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ کروڑوں انسان ایسے ہیں جو اس دنیا کی معمولی سردی اور گرمی سے بچنے کا اہتمام کرتے ہیں مگر دوزخ سے بچنے کا ان کو کچھ بھی دھیان نہیں۔ دوزخ میں لے جانے والے کاموں میں ہر وقت مشغول رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (پ ۲۸، سورۃ تہیم: ۶)

اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

فائدہ..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آیت میں وَالْحِجَارَةُ سے مراد کبریت (گندھک کے پتھر ہیں) انہیں پہلے آسمان میں اس دن پیدا کیا جب زمین و آسمان پیدا کئے تھے یہ پتھر بھی کفار کے عذاب دوزخ کیلئے پیدا فرمائے۔  
(ترغیب المندری)

فائدہ..... ان پتھروں کے علاوہ کافروں کے بت بھی دوزخ میں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم ط انتم لها واردون

پیشک تم اور جو کچھ اللہ کے سوا تم پوجتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہو تمہیں اس میں جانا ہے۔

## دوزخ کے ابواب

حدیث شریف میں ہے کہ دوزخ کے سات دروازے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **لَهَا سَبْعَةُ ابواب ط لكل باب منهم جزء مقسوم** اس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کیلئے ان میں سے ایک حصہ بنا ہوا ہے۔

**فائدہ.....** حضرت صدر الافاضل علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ یعنی سات طبقے ابن جریج کا قول ہے کہ دوزخ کے سات درجات ہیں۔ اؤل جہنم، لظى، حطمہ سعیر، سقر، جحیم، ہاویہ انہیں مختلف قسم کے عذاب ہیں جو جس قسم کے عذاب کا مستحق ہوگا اسی طبقے میں داخل ہوگا چونکہ ہر طبقے کا دروازہ علیحدہ علیحدہ ہے اس لئے سات دروازوں سے تعبیر فرمایا اور بعض نے فرمایا ہے کہ سات دروازے ہی مراد ہیں اور مقصد یہ بیان کرنا ہے کہ دوزخ میں داخل ہونے والوں کی کثرت کی وجہ سے ایک دروازہ کافی نہ ہوگا اس لئے سات دروازے بنائے گئے ہیں۔ ابن کثیر نے نقل کیا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے (سات دروازوں) کے متعلق ہاتھوں سے اشارہ کر کے فرمایا کہ دوزخ اس طرح ہیں یعنی اوپر نیچے ہیں اس سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ نیچے اوپر جہنم کے سات طبقے ہیں اور ہر طبقے کا علیحدہ علیحدہ دروازہ ہے اور قرآن حکیم کی آیت **ان المنفقین فی الدرك الاسفل من النار ج (پ ۵، آیت ۱۳۵)** بلاشبہ منافق دوزخ کے سب سے نیچے کے طبقے میں جائیں گے۔ اس سے بھی یہی واضح ہوتا ہے کہ جہنم کے متعدد طبقے ہیں بعض اکابرین نے ان طبقوں کے نام اور ان طبقوں والوں کی تفصیل اچھی طرح بتائی ہے لیکن یہ تو قرآن کریم سے ثابت ہے کہ سب سے نیچے کے طبقے میں منافقین ہوں گے۔

**فائدہ.....** امام غزالی قدس سرہ نے مکاشفۃ القلوب میں لکھا ہے کہ دوزخ کے دروازے لوہے کے ہیں ان کا ظاہر تانبے کا اور باطن سیسے کا ہے اس کی گہرائی میں عذاب اور اس کی اونچائی میں اللہ کی ناراضگی ہے اس میں زمین تانبے، شیشے، لوہے اور سیسے کی ہے اس میں رہنے والوں کیلئے اوپر، نیچے، دائیں، بائیں آگ ہی آگ ہے اس کے طبقات اوپر سے نیچے کی طرف ہیں اور سب سے نچلا طبقہ منافقوں کیلئے ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبریل امین سے جہنم کی تعریف اور گرمی کے بارے میں دریافت فرمایا۔ جبریل نے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا اور اسے ہزار سال تک دھکایا تو وہ سرخ ہو گیا پھر ہزار سال دھکایا تو سفید ہو گیا جب مزید ایک ہزار سال دھکایا گیا تو وہ بالکل سیاہ ہو گیا۔ اس رب کی قسم جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے اگر جہنمیوں کا ایک کپڑا بھی دنیا میں ظاہر ہو جائے تو تمام لوگ فنا ہو جائیں اگر جہنم کے پانی کا ایک ڈول دنیا کے پانیوں میں ملا دیا جائے تو جو بھی چکھے وہ مر جائے اور جہنم کے زنجیروں کا ایک ٹکڑا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے: **ثم فی سلسلۃ ذرعا سبعون ذراعا ج (پ ۲۹، سورۃ حاقہ: ۳۲)** ہر ٹکڑے کی لمبائی مشرق و مغرب کے طول کے برابر ہے اگر اسے دنیا کے کسی بڑے سے بڑے پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو وہ پکھل جائے گا اور اگر کسی جہنمی کو جہنم سے نکال کر دنیا میں لایا جائے تو اس کی بدبو سے تمام مخلوق فنا ہو جائے۔



حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل سے کہا یہ بتلاؤ کہ جہنم کے دروازے کیا ہمارے دروازوں جیسے ہیں؟ جبریل نے عرض کی نہیں حضور! وہ مختلف طبقات میں بٹے ہوئے ہیں، کچھ اوپر اور کچھ نیچے ہیں اور ایک دروازے کا درمیانی فاصلہ ستر سال کا ہے ہر دروازہ پہلے دروازے سے ستر گنا زیادہ گرم ہے آپ نے ان دروازوں میں رہنے والوں کے متعلق پوچھا تو جبریل نے جواب دیا سب سے نچلے کا نام ہاویہ ہے اور اس میں منافقین ہیں جیسا کہ فرمان الہی ہے، دوسرے طبق کا نام جحیم ہے اور اس میں مشرک ہیں، تیسرے کا نام سَقَر ہے اور اس میں صابی ہیں چوتھے کا نام لظی ہے اور اس میں اطمیس اور اسکے پیروکار مجوسی ہیں، پانچویں کا نام حُطَمَہ ہے اور اس میں یہود ہیں، چھٹے کا نام سَعِیْر ہے اور اس میں نصاریٰ ہیں۔ پھر جبریل خاموش ہو گئے آپ نے پوچھا اے جبریل کیا تم مجھے ساتویں طبقہ کے رہنے والوں کے متعلق نہیں بتاؤ گے؟ جبریل نے عرض کی حضور مت پوچھئے آپ نے فرمایا بتلاؤ تو سہی! تب جبریل نے کہا اس طبق میں آپکے وہ اُمّتی ہیں جو گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوئے اور بغیر توبہ کئے مر گئے۔

**روایت.....** جب یہ آیت نازل ہوئی **وان منکم الا واردة** حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُمت کے بارے میں انتہائی خوفزدہ ہوئے اور بہت زیادہ اٹکلبار ہوئے لہذا جو شخص بھی اللہ کی سخت گرفت کو اور اس کے قہر کو جانتا ہے اس کو چاہئے کہ بہت ڈرتا رہے اور نفس کی لغزشوں پر روتا رہے قبل اس کے کہ ان مصائب کو جھیلے، اس دہشت ناک مقام کو دیکھے، اس کی پردہ دری کی جائے، اسے منتظم حقیقی کے سامنے پیش کیا جائے اور اسے جہنم میں جانے کا حکم ہو۔

### مرنے کے بعد تاسّف

کتنے ایسے بوڑھے ہیں جو جہنم میں فریادیں کرتے ہیں، کتنے جوان ہیں جو جوانی کے ضیاع کو یاد کر کے آہ و بکا کرتے ہیں، کتنی ایسی عورتیں ہیں جو گزشتہ زندگی کی بد اعمالیوں کو یاد کر کے چلاتی ہیں اس حال میں کہ ان کے چہرے سیاہ ہو چکے ہیں، ان کی کمریں ٹوٹ چکی ہیں، نہ ان کے بڑوں کی عزت کی جاتی ہے اور نہ ہی چھوٹوں پر رحم کیا جاتا ہے اور نہ ان کی عورتوں کی پردہ پوشی کی جاتی ہے۔

### دوزخ کی ایک خاص گردن

حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن دوزخ سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھتی ہوگی اور دو کان ہوں گے جن سے وہ سنتی ہوگی اور ایک زبان ہوگی جس سے وہ بولتی ہوگی وہ کہے گی کہ میں تین شخصوں پر مسلط کی گئی ہوں: (۱) ہر سرکش ضدی پر (۲) ہر اس شخص پر جس نے اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود ٹھہرایا (۳) تصویر بنانے والے پر۔

## آگ کا پہاڑ

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صَفُودُ آگ کا ایک پہاڑ ہے جس پر دوزخی کو ستر سال تک چڑھایا جائے گا پھر ستر سال تک اوپر سے گرایا جائے گا یعنی ستر سال میں تو اوپر چڑھا تھا اب ستر سال تک گرتے گرتے نیچے پہنچے گا اور ہمیشہ اس کے ساتھ ایسا ہی ہوتا رہے گا۔ قرآن شریف میں ارشاد ہے:

**خَذُوهُ فَعْلُوهُ لَا تَمُوتُ الْجَحِيمُ صَلْوُهُ لَا تَمُوتُ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ** (پ ۹۲، سورۃ جاثیہ)

ترجمہ کنز الایمان: (فرشتوں کو حکم ہوگا کہ) اس کو پکڑو پھر اس کو طوق پہنا دو پھر دوزخ میں داخل کر دو

پھر ایک ایسی زنجیر میں جکڑ دو جس کی پیمائش ستر ہاتھ ہے۔

## دوزخ کی سزا کا نمونہ

مروی ہے کہ جب دوزخیوں کو دوزخ کی طرف روانہ کیا جائے گا تو ان کا استقبال زہانیہ (فرشتے) سلاسل و اغلال سے کریں گے ایک زنجیر دوزخی کے منہ میں ڈال کر اسے لایا جائے گا بایاں ہاتھ گردن کے ساتھ باندھا جائے گا اور دایاں ہاتھ اس کے منہ میں داخل کر کے اس کے دونوں کاندھوں کے درمیان سے نکالا جائے گا پھر اسے بیڑیوں سے جکڑ کر اس کے ساتھ شیطان کو ملا کر جہنم کی طرف کھینچ کر لایا جائیگا اور اسے فرشتے لوہے کے چابک سے ماریں گے تو دوزخ سے نکلنے کا ارادہ کریں گے تو اسے فرشتے دوبارہ چابک سے مار مار کر دوزخ میں دھکیل دیں گے۔ (معاذ اللہ)

## گلے میں اٹکنے والا کھانا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے کہ طَعَامٌ ذِی غُصَّہ ایک کاشا ہوگا جو گلے میں اٹک جائیگا نہ باہر نکلے گا نہ پیچے اترے گا۔ (ترغیب)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، دوزخیوں کو اتنی زبردست بھوک لگادی جائے گی کہ جو تھا اس عذاب کے برابر ہوگی جو ان کو بھوک کے علاوہ ہو رہا ہوگا۔ لہذا وہ کھانے کیلئے فریاد کریں گے تو ان کو آگ کے کانٹے کھانے کو دیئے جائیں گے جو نہ مونا کریں گے نہ بھوک رفع کریں گے۔ پھر (دوبارہ) کھانا طلب کریں گے تو ان کو طَعَام ذِی غُصَّہ یعنی گلے میں اٹکنے والا کھانا دیا جائے گا جو گلے میں اٹک جائے گا اور اس کے اُتارنے کی تدبیر سوچیں گے تو یاد کریں گے کہ دنیا میں پینے کی چیزوں سے گلے میں اٹکی ہوئی چیزیں اتارا کرتے تھے لہذا پینے کی طلب کریں گے چنانچہ کھولتا ہوا پانی لوہے کی سنڈاسیوں کے ذریعے ان کے سامنے کر دیا جائیگا وہ سنڈاسیاں جب ان کے چہرے کو بھون ڈالیں گی پھر جب پانی پیٹ میں پہنچے گا تو پیٹ کے اندر کی چیزوں (یعنی آنتوں وغیرہ) کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

سورۃ ابراہیم میں ارشاد ہے: (ترجمہ کنز الایمان) اس (دوزخی) کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا جس کو وہ گھونٹ گھونٹ کر کے پئے گا اور اس کو گلے سے مشکل سے اُتار سکے گا اور اس کو ہر طرف سے موت آئے گی مگر وہ مرے گا نہیں۔



## غساق جہنم

غساق کیا چیز ہے؟ اس کے متعلق اکابر امت کے مختلف اقوال ہیں۔ صاحبِ مرقاۃ نے چار قول نقل کئے ہیں:-

۱..... دوزخیوں کی پیپ اور ان کا دھوون۔

۲..... دوزخیوں کے آنسو۔

۳..... زمہر پر یعنی دوزخ کا ٹھنڈک والا عذاب۔

۴..... سزئی ہوئی اور بہت ہی ٹھنڈی پیپ جو ٹھنڈک کی وجہ سے پی نہ جاسکے گی مگر بھوک کی وجہ سے مجبوراً پی پڑے گی۔

اور سورة المزمّل میں اللہ ربّ تعالیٰ نے عذاب کی ایک کیفیت یوں بیان فرمائی کہ

ان لدينا انكالا وجحيما لا وطعاما ذا غصّة وعذابا الیما كف (پ ۲۹، سورۃ مزمل: ۱۲، ۱۳)

پیشک ان کا فروں کیلئے ہمارے پاس بیڑیاں، آگ کا ڈھیر، گلے میں انک جانے والا کھانا اور دردناک عذاب ہے۔

## پیپ کا پانی

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ پیپ کا پانی دوزخی کے منہ کے قریب کیا جائے گا تو وہ اس سے نفرت کرے گا اور قریب کیا جائے گا تو اس کے چہرے کو بھون ڈالے گا اور اسکے سر کی کھال گر پڑے گی پھر جب اسے پئے گا تو وہ انتڑیاں کاٹ ڈالے گا اور بالآخر اسکے پاخانہ کے مقام سے باہر نکل جائیگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وسقوا ماء حمیما فقطع امعائهم (پ ۲۶، سورۃ محمد: ۱۵)

اور ان کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وان يستغیثوا یغاثوا بماء کالمهل یشوی الوجوه ط بئس الشراب ط (پ ۱۵، سورۃ کہف: ۲۹)

اور اگر پیاس سے تڑپ کر فریاد کریں گے تو ان کو ایسا پانی دیا جائے گا جو تیل کی تلچھٹ کی طرح ہوگا جو چہروں کو بھون ڈالے گا وہ کیا بُری پیئے کی چیز ہوگی۔

انتہاء..... ایسی باتوں پر یقین ضروری ہے اس میں ادنیٰ شک کفر تک پہنچا دیتا ہے۔

## پُل صراط

دوزخ و بہشت کے درمیان ایک ہولناک مقام کا نام پُل صراط بھی ہے۔

مسلم شریف میں ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند بزرگ و برتر (قیامت کے دن) لوگوں کو جمع کرے گا پھر مومن ایک مقام پر کھڑے ہوں گے اور جنت ان کے قریب کی جائے گی پھر لوگ آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے باپ! ہمارے لئے جنت کھول دو۔ آدم علیہ السلام کہیں گے تم کو جنت سے تمہارے باپ ہی کی لغزش سے نکالا ہے یہ کام میری قوت سے باہر ہے تم میرے بیٹے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس جاؤ (چنانچہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے) وہ کہیں گے یہ کام میرے بس کا نہیں میں خدا تعالیٰ کا دوست آج سے پہلے تھا تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن سے خدا تعالیٰ نے کلام کیا ہے چنانچہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے حضرت موسیٰ علیہ السلام کہیں گے میں اس کا اہل نہیں تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو خدا تعالیٰ کا کلمہ اور خدا تعالیٰ کی روح ہیں چنانچہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ وہ کہیں گے یہ کام میری قدرت سے باہر ہے۔ آخر لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرش الہی کے دائیں جانب کھڑے ہو کر شفاعت کی اجازت طلب کریں گے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اجازت دی جائے گی پھر امانت اور رحم (یعنی ناتے کو بھیجا جائے گا اور وہ پُل صراط کے دائیں جانب کھڑے ہو جائیں گے اور پُل صراط سے لوگوں کا گزرتا شروع ہوگا اور سب سے پہلی جماعت بجلی کی مانند گزر جائے گی)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قربان ہوں بجلی کی مانند کیونکر گزر جائیں گے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم دیکھتے نہیں کہ بجلی چمک کر کس طرح گزرتی ہے اور آنکھ جھپکتے واپس آجاتی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بعد لوگ ہوا کی مانند گزریں گے پھر پرندوں کی مانند گزریں گے پھر مردوں کے دوڑنے کے مانند گزریں گے پھر پیدل چلنے والوں کے مانند گزریں گے اور اس رفتار کو ان کے اعمال جاری کریں گے (یعنی جیسے اعمال ہوں گے اسی قسم کی رفتار ہوگی) اور تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پُل صراط پر کھڑے یہ کہتے ہوں گے رب سلّم سلّم یعنی اے پروردگار سالّم کو سالّم رکھ یہاں تک کہ بندوں کے اعمال عاجز ہوں گے (یعنی ایسے لوگ رہ جائیں گے جن کے اعمال کی قوت کی رفتار سست ہوگی اور وہ پُل صراط سے نہ گزر سکیں گے) چنانچہ ان آنکڑوں سے ذخی ہو کر بعض لوگ نجات پا جائیں گے اور بعض کو ہاتھ پاؤں باندھ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی جان ہے دوزخ کی گہرائی ستر برس کی راہ کے برابر ہے۔



**درسِ عبرت.....** اگرچہ پل صراط کے متعلق سہولیات بھی روایات میں ہیں لیکن اختصار کو مد نظر رکھ کر اس پر اکتفاء کر کے عرض کرتے ہیں کہ یہاں بھی ایمان کی سلامتی کے بعد اعمالِ صالح کی شدید ضرورت پیش آئے گی اعمالِ صالحہ کی کثرت و قلت اور مقبولیت کے پیش نظر پل صراط عبور کرنے میں سہولت ہوگی اور دنیا فانی میں ہم اپنے اندر جھانک کر دیکھیں کہ ہم اعمالِ صالحہ کی کس حد تک پابندی کرتے ہیں اگر معاملہ درست ہے تو رحمتِ ایزدی کی اُمید کی جائے اگر نہ ہے تو پھر ابھی وقت ہے کر لیجئے ورنہ ۔

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں سدا دور دورہ دکھاتا نہیں

### نقشہ پل صراط

حدیث شریف میں پل صراط کا ایک نقشہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جہنم کی پشت پر صراط قائم کی جائے گی گویا کہ وہ پل اس کی دائیں اور بائیں جانب پر (درمیان میں) نصب کیا جائے گا تو اگر مسلمان نمازی ہے تو وہ اس کی داہنی جانب سے اسے پناہ میں رکھے گی اور اگر نختیوں پر صبر کرنے والا ہے تو اسے اس کی بائیں جانب سے پناہ میں رکھے گی اور اگر وہ غیر نمازی ہے اور صبر کرنے والا نہیں ہے تو پل کو عبور کرتے وقت دونوں جانب سے جہنم کی آگ کے شعلے اسے جلائیں گے لہذا تم صبر و صلوٰۃ کے ذریعہ مدد چاہو تا کہ وہ تم کو آگ کی لپٹ سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عذابِ جہنم سے بچائے اور پل صراط کو عبور کرنے کی آسانی عطا فرمائے۔

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پل صراط کے کنارے رب سَلِّمْ کی دعا فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس دعا سے وافر حصہ نصیب فرمائے۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں یوں التجا کی ہے ۔

پل سے گزارو رہگور کو خبر نہ ہو جبریل پر بچھائیں پر کو خبر نہ ہو

پل صراط اور جہنم کی تفصیل کی کتاب احوال الآخرة ترجمہ البدور السافره میں پڑھئے۔

## زبردست گستاخی

فاضل دیوبند مولوی حسین علی واں پجران (ضلع میانوالی) نے بلخہ الحیران میں مبشرات کا عنوان قائم کر کے لکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پل صراط پر جا رہے تھے میں آپ کے پیچھے تھا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پل صراط سے گرنے لگے تو میں نے آپ کو تھام لیا۔ (معاذ اللہ) ملخصاً

ایک دیوبندی نے دوران مناظرہ جواب دیا کہ یہ خواب ہے اور خواب پر احکام مرتب نہیں ہوتے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ خواب عام انسان کے متعلق نہیں، حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق ہے جس کیلئے حدیث شریف میں ہے **من رآنی فقد رآنی** جس نے مجھے دیکھا تو اس نے واقعی مجھے دیکھا۔ دیوبندی مناظر جواب سنتے ہی **فبہت الذی کفر** ط کا نظارہ بن گیا۔

تبصرہ **اویسی غفرلہ**..... یہ کوئی خواب نہیں من گھڑت افسانہ ہے دیوبند کے فضلاء کا ایسے خواب گھڑنا انکے مذہب میں فخر یہ کمال ہے تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ بلی کے خواب میں جھجھڑے۔

## دوزخ کے قیدی

دوزخ میں کفار و مشرکین اور منافقین و مرتدین ہمیشہ ہمیشہ تک مقید رہیں گے اور فساق و فجار سزا پا کر دوزخ سے نکال کر بہشت میں داخل کئے جائیں گے۔

فقیر نے دوزخ کے قیدیوں کا ایک مختصر فہرست کا رسالہ صفائے کبائر و کبائر لکھا ہے مطبوعہ ہے اور تفصیل دیکھنی ہو تو فقیر کا ترجمہ الزواجر لابن حجر علیہ الرحمة دیکھئے۔



## معتزلہ و خوارج کا مذہب

ان کا عقیدہ ہے کہ فسق و فجار دوزخ میں رہیں گے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ مجرمین سزا پا کر دوزخ سے باہر نکال کر انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔ چند روایات ملاحظہ ہوں:-

☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اسے جانتا پہچانتا ہوں جو دوزخ میں سب سے بعد میں نکلے گا اور سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا وہ دوزخ سے گھسنے کے بل نکلے گا اسے اللہ تعالیٰ فرمایگا جنت میں داخل ہو جا اس کے خیال میں آئے گا کہ وہ (یعنی جنت) تو میری (بھری ہوئی) ہے لوٹ کر کہے گا یا رب! وہ یہ ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا اس میں داخل ہو جا اس میں دنیا اور اس سے دو گنا زیادہ تیرے لئے جگہ ہے وہ کہے گا یا اللہ! تو بادشاہ ہو کر مجھ سے ہنسی کرتا ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کی داڑھ کھل گئی کہا جاتا ہے کہ یہ جنت میں ادنیٰ درجے کا جنتی ہے۔ (بخاری و مسلم، ابن ماجہ و احمد)

☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں آخری شخص جو داخل ہوگا وہ دوزخ سے کبھی چلے گا تو کبھی منہ کے بل گر پڑیگا اس کو دوزخ جھلس دینگی جب وہ دوزخ سے تجاوز کر جائیگا اس کی طرف متوجہ ہو کر کہے گا، برکت والی ہے وہ ذات جس نے مجھے نجات دی اور مجھے وہ انعام عطا فرمایا کہ نہ اولین کو نصیب ہوگا اور نہ آخرین کو پھر اس کے سامنے ایک درخت لایا جائیگا وہ کہے یا رب! مجھے اس کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سایہ تلے بیٹھوں اور پانی پیوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم! میں تجھے دے دوں گا لیکن تو اس کے سوا اور کچھ نہ مانگے عرض کرے گا کچھ نہ مانگوں گا اور اس کا معاہدہ کرے گا کہ کسی شے کا سوال نہ کروں گا لیکن اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول کرتا جائے گا کیونکہ پھر وہ دیکھے گا جس پر اسے صبر نہ آئیگا بہر حال وہ درخت کے قریب کر دیا جائیگا وہ اس کے سایہ تلے بیٹھ کر پانی پئے گا پھر اس کے سامنے ایک اور درخت کھڑا کیا جائے گا جو پہلے سے بھی زیادہ حسین اور اچھا ہوگا تو عرض کرے گا یا رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے میں اس کے نیچے بیٹھ کر پانی پیوں گا اس کے بعد میں کوئی اور سوال نہ کروں گا اللہ تعالیٰ فرمایگا کیا تو نے میرے ساتھ معاہدہ نہیں کیا تھا کہ میں کوئی اور سوال نہ کروں گا بہر حال اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے قریب کر دیا پھر اس کے سامنے ایک اور درخت کھڑا کیا جائیگا جو ان پہلے دونوں درختوں سے زیادہ حسین اور بہتر ہوگا بندہ کہے گا یا رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے اس کے بعد میں تجھ سے کوئی سوال نہ کروں گا اللہ تعالیٰ فرمایگا تو نے مجھ سے معاہدہ کیا تھا کہ میں اس کے سوا اور کچھ نہ مانگوں گا اللہ تعالیٰ اسے اس کے قریب کر دے گا جب وہ اس کے قریب ہوگا تو اہل جنت کی آوازیں سن کر کہے گا یا رب! مجھے جنت میں داخل کر دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو اس پر راضی ہے کہ میں تجھے دنیا اور اس سے دس گنا زائد دے دوں وہ عرض کرے گا اے رب! تو رب العالمین ہو کر میرے ساتھ مذاق کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تیرے ساتھ استہزاء نہیں کر رہا بلکہ میں اس پر قادر ہوں جو چاہوں۔ (مسلم و احمد)

☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرفوعاً روایت کر کے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال کیا کہ جنت میں سب سے اونٹنی درجہ کس کا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جنتی جنت میں داخل ہو جائینگے تو آخر میں ایک مرد آریگا اسے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا، وہ عرض کرے گا کیسے داخل ہوں لوگ اپنی منازل میں ہیں اور تمام جگہیں پُر کر لی ہیں۔ اسے کہا جائے گا کیا تو اس پر راضی ہے کہ تیرے لئے دنیا کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ جیسی شاہی دی جائے؟ وہ عرض کرے گا ہاں راضی ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرے لئے وہ بھی ہے اور اس کی مثل اور اس کی مثل اور اس کی مثل اور پانچ بار وہ عرض کرے گا میں راضی ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ وہ بھی اور دس اس جیسی اور شاہیاں اس میں وہ بھی ہے جو تیرا جی چاہے گا اور تیری آنکھیں لذت پائینگی۔ عرض کرے گا یا رب! راضی ہوں۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا رب! تو (مرتبہ میں) سب سے اعلیٰ جنتی کون ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ لوگ ہونگے جن کی کرامت و بزرگی کا میں نے ارادہ کر رکھا ہے اور ان کے ان مراتب پر مہر لگا رکھی ہے کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل میں کھنکا۔

☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ دوزخ میں داخل کرے گا وہ دوزخ میں جل کر سیاہ کوئلہ ہو جائیں گے اور وہ دوزخ کے اعلیٰ طبقہ میں ہوں گے تو وہاں سے تجاوز کر کے وہ اللہ تعالیٰ کو پکاریں گے اور عرض کریں گے ہمیں یہاں سے نکال کر اس دیوار کے نیچے تک پہنچا دے جب اللہ تعالیٰ انہیں دیوار کے نیچے تک پہنچا دے گا وہ کہیں گے یہاں تو انہیں کوئی شے بچانے والی نہیں پھر عرض کریں گے یا اللہ! ہمیں اس دیوار سے باہر کر دے اس کے بعد ہم تجھ سے کسی شے کا سوال نہیں کریں گے جب دیوار کے باہر نکل آئیں گے تو ان کے سامنے ایک درخت کھڑا کیا جائے گا جو ان سے دوزخ کی سختی دور کر دے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے عہد کیا تھا کہ میں تجھ کو بھی بہشت میں داخل کروں گا اور اسے وہ دوں گا جو وہ چاہے گا اسی لئے جو تم چاہو تمہارے لئے جو چاہو وہ بھی اور اس کی مثل اور بھی۔

☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا اور اللہ تعالیٰ مخلوق کے فیصلوں سے فارغ ہو جائے گا باقی صرف دو آدمی رہ جائیں گے ان کیلئے حکم ہوگا کہ انہیں دوزخ میں لے جاؤ ایک ان میں اللہ تعالیٰ کی طرف ملتفت (متوجہ) ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اسے واپس لے آؤ۔ اسے فرشتہ واپس لائیں گے تو اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیوں مڑ مڑ کر دیکھتا تھا؟ وہ عرض کرے گا مجھے اُمید تھی کہ تو مجھے جنت میں بھیجے گا اس لئے حکم ہوگا کہ اسے جنت میں لے جائیں وہ کہے گا اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ عطا فرمایا ہے کہ میں تمام اہل جنت کو دکھاؤں تو میرا وہ عطا کردہ انعام کچھ کم نہ ہوگا۔ (احمد)



☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ دوزخ میں ہزار سال پکارے گا یا حنان یا منان تو اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام کو فرمائے گا میرے بندے کو لے آ۔ جبریل علیہ السلام جائیں گے تو تمام کو اوندھا پڑا روتا ہوا پائیں گے جبریل علیہ السلام لوٹ کر اللہ تعالیٰ کو ان کی خبر دیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے اس بندے کو لے آؤ وہ فلاں جگہ میں ہے جبریل علیہ السلام اسے لا کر اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیں گے اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا اے میرے بندے! تو نے اپنے رہنے اور سونے کی جگہ کیسی پائی عرض کرے گا یا رب! وہ بہت بری جگہ ہے اور برا سونے کا مقام ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اسے دوزخ میں بجاؤ وہ عرض کریگا یا رب! مجھے تو اُمید تھی کہ تو مجھے دوزخ سے نکال کر پھر دوزخ میں نہ بھیجے گا یہ سن کر اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے کو چھوڑ دو یعنی اسے جنت میں لے جاؤ۔ (احمد ابویعلیٰ بیہقی)

☆ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دوزخ کے گھڑوں میں سے ایک گڑھا ہے اس میں ایک شخص ہزار سال پکاریگا یا حنان یا منان اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام سے فرمائے گا میرے بندے کو دوزخ سے نکال۔ جبریل علیہ السلام اس کے پاس آئیں گے تو اس کے جیل خانے کو مکمل طور پر بند پائیں گے لوٹ کر عرض کریگا یا رب! ان (کفار) کے جیل خانے بند پڑے ہیں کہیں لے جانے کا راستہ نہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا اسے جا کر توڑ دے تو اسے توڑ کر اسے نکالیں گے وہ نکلے گا تو بالکل خراب حال میں ہوگا اسے جنت کے ساحل پر گرا دیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے بال، گوشت اور خون دوبارہ پیدا فرمائے گا۔ (ابو نعیم)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو مرد دوزخ میں داخل ہوں گے تو وہ سخت دھاڑیں ماریں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا انہیں نکالو، انہیں نکالا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم کیوں دھاڑیں مار رہے ہو؟ عرض کریں گے اس لئے تاکہ تو ہم پر رحم فرمائے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرا تم پر رحم یہی ہے جہاں سے نکلے وہاں خود کو لوٹا دو، دونوں واپس جائیں گے ایک ان میں سے خود بخود دوزخ میں چلا جائے گا اسے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے خود کو دوزخ میں کیوں نہیں ڈالا جیسے حیرے ساتھی نے کیا؟ عرض کرے گا یا رب! مجھے اُمید تھی جب تو نے مجھے دوزخ سے نکالا پھر دوبارہ اس میں نہ لوٹائے گا اسے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیری مجھ پر اُمید ہوئی اسی لئے وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں جائیں گے۔ (ترمذی شریف)

☆ حضرت ابوسعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ سے آخر میں دو مردے نکالے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک سے فرمائے گا اے ابن آدم! آج کے دن کیلئے تو نے کیا عمل کیا؟ کیا تیرے پاس کوئی خیر و بھلائی ہے یا تجھے مجھ پر کوئی اُمید تھی؟ وہ کہے گا نہیں یا رب! اسے دوزخ کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا وہ دوزخیوں میں سب سے زیادہ حسرت والا ہوگا پھر دوسرے کو فرمائے گا اے ابن آدم! آج کے دن کیلئے تو نے کیا عمل کیا؟ کیا تیرے پاس خیر و بھلائی ہے یا تو نے مجھ پر کوئی اُمید رکھی تھی؟ وہ عرض کرے گا ہاں یا رب! مجھے اُمید تھی کہ تو نے مجھے دوزخ سے نکالا تو پھر دوبارہ اس میں نہیں لوٹا ینگا۔ فرمایا اس کے سامنے ایک درخت کھڑا کیا جائیگا وہ عرض کرے گا یا رب! مجھے اس درخت کے نیچے ٹھہرا دے میں اس کے سایہ تلے بیٹھوں اس کے میوے کھاؤں اور اس سے پانی پیوں۔ اللہ تعالیٰ اس سے وعدہ لے گا کہ پھر اس کے بعد تو مجھ سے کوئی سوال نہ کرے گا (وہ عہد کرے گا) پھر اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے قریب کر دے گا پھر اس درخت اس کے سامنے کھڑا کریگا جو پہلے سے احسن ہوگا اور اس کا پانی اس سے بہتر ہوگا، کہے گا یا رب! میں اس کے بعد کوئی سوال نہ کرونگا مجھے اس درخت کے نیچے ٹھہرا دے میں اس کے سایہ تلے بیٹھوں گا اور اس سے پھل کھاؤں گا اور پانی پیوں گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم! تو نے میرے ساتھ معاہدہ نہیں کیا تھا کہ اس کے بعد کوئی سوال نہیں کریگا؟ عرض کریگا واقعی میں ایسے ہی کروں گا ایک بار مجھے اس میں ٹھہرا دے پھر کوئی بات نہ کروں گا، اسے اللہ تعالیٰ اس درخت کے نیچے ٹھہرا دے گا پھر اس سے بڑھ کر اور اچھا درخت سامنے لائے گا جو جنت کے دروازے کے قریب ہوگا جو ان پہلے درختوں سے اچھا ہوگا اور اس کا پانی بھی ان سے بہتر ہوگا، عرض کرے گا یا رب! اس میں ٹھہرا دے اس کے بعد کوئی بات نہ کہوں گا، اللہ تعالیٰ اسے اس میں لائے گا لیکن اس سے عہد لے گا کہ پھر کوئی بات نہ کرے گا جب اس درخت کے نیچے آئیگا تو اہل جنت کی آوازیں سنے گا تو آپے سے باہر آ جائیگا اور عرض کرے گا اے رب! مجھے جنت میں داخل فرما، اللہ تعالیٰ فرمائے گا سوال کر اور اپنی آرزو ظاہر کر، وہ سوال کرے گا اور آرزو ظاہر کرے گا کہ اسے تین دن ایام دنیا کے مطابق جنت میں رہنے دے اسے اللہ تعالیٰ ایسی تلقین فرمائے گا جس کا اسے علم نہ ہوگا اس سے اللہ تعالیٰ سوال کرے گا اور تمنا ظاہر کرے گا کہ اسے تین دن ایام دنیا کے مطابق رہنے دیا جائے جب اللہ تعالیٰ فارغ ہوگا تو فرمائے گا کہ تیرے لئے وہی ہے جو تو مانگتا ہے۔ حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تیرے لئے اس کی مثل اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس کی مثل دس گنا اور ہے۔ (احمد)



☆ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اسے جانتا ہوں جو سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا وہ کہتا رہے گا اے اللہ! مجھے دوزخ سے دُور کر اور یہ نہیں کہتا تھا کہ مجھے جنت میں داخل فرما جب اہل جنت جنت میں داخل ہو گئے اور دوزخی دوزخ میں صرف وہی رہ جائیگا عرض کریگا یا رب! میرے لئے یہاں رہنا کیوں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس کا تو نے سوال کیا، اب عرض کرے گا یا رب! جنت میرے قریب کر دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس سے قبل تو نے مجھ سے نہیں مانگا پھر اسے جنت کے دروازے کے قریب کھڑا کریگا، عرض کریگا یا رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے میں اس کے پھل کھاؤں گا اور اس کے سائے تلے بیٹھوں گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے سوال کیا تھا کہ مجھے دوزخ سے دُور کر دے وہ ہو گیا لیکن وہ بندہ جوں جوں اچھی اچھی نعمتیں دیکھتا جائے گا اس کا سوال کرتا جائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاتیرے لئے وہی ہے جہاں تک تیرے قدم پہنچیں اور جو تیری آنکھیں دیکھیں تو وہ دوزخ کے گاہاں تک کہ وہ ادھر ادھر چھلانگیں لگائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرے لئے یہی ہے اور اس کی مثل، وہ راضی ہو کر سمجھے گا جتنا اسے ملا ہے اہل جنت میں اتنا کسی کو نہ ملا ہوگا۔ (طبرانی فی الکسیر)

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے آخری آدمی جو جنت میں جائے گا وہ ہوگا جو پل صراط پر کبھی پیٹ پر کبھی پیٹھ کے بل لوٹا ہوگا جیسے بچے کو باپ مارے تو پٹے کھاتا ہے اور باپ سے بھاگتا ہے لیکن بھاگ نہیں سکتا وہ بھی پل صراط پر صحیح طریقے سے نہ چل سکے گا عرض کرے گا یا رب! مجھے جنت تک پہنچا دے اور مجھے دوزخ سے نجات دے، اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا اے میرے بندے! اگر میں تجھے جنت میں داخل کروں اور دوزخ سے نجات دوں تو کیا تو اپنے گناہوں کا اعتراف کرے گا؟ عرض کرے گا ہاں یا رب! مجھے تیری عزت و جلال کی قسم اگر تو مجھے نار سے نجات دے تو میں تیرے سامنے اپنے گناہوں اور خطاؤں کا اعتراف کر لیا تو وہ مجھے دوزخ میں داخل کرے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندے! اگر میں نے گناہوں اور خطاؤں کا اعتراف کر لے تا کہ میں تیری بخشش فرماؤں اور جنت میں داخل کروں، عرض کرے گا مجھے تیری عزت و جلال کی قسم! میں نے کوئی گناہ نہ کیا نہ مجھ سے کوئی خطا ہوئی، اللہ تعالیٰ اس کی طرف پیغام بھیجے گا میرے پاس تو تیرے گناہوں اور خطاؤں پر گواہ ہیں وہ اپنے دائیں بائیں دیکھے گا اسے کوئی نظر نہ آئے گا، کہے گا یا رب! مجھے اپنا گواہ دکھا اس پر اس کی جلد (کھال) اس کی خرابیاں ظاہر کرنے لگ جائیں گی جب بندہ ایسا حال دیکھے گا تو کہے گا یا رب! مجھے تیری عزت کی قسم میرے پوشیدہ اعمال ہیں اللہ تعالیٰ اس کی طرف پیغام بھیج کر فرمائے گا اے میرے بندے! میرے سامنے گناہوں کا اعتراف کر لے میں تجھے جنت میں داخل کروں، بالآخر بندہ اپنے گناہوں کا اعتراف کریگا تو اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کریگا۔ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یہی جنت میں ادنیٰ درجے کا جنتی ہے۔

☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اہل جنت میں سے آخری داخل ہونے والا وہ ہے جس کے قریب اللہ تعالیٰ کا اس کی شان کے لائق گزر ہوگا اسے فرمائے گا اٹھ اور جنت میں جا، وہ اللہ تعالیٰ کو تیوری چڑھا کر دیکھے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا مجھ پر تیری شے ہے پھر فرمایا جنت میں تیرے لئے اس کی مثل ہے جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے اور جہاں غروب ہوتا ہے۔  
(طبرانی)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا قبیلہ جہنیہ کا ایک مرد ہوگا اہل جنت کہیں گے کہ اس سے پوچھو کیا مخلوق میں سے کوئی دوزخ میں باقی ہے؟ (دارقطنی)

انتباہ..... اس سے اور مذکورہ بالا روایت سے عقیدہ علم غیب مستحکم کیجئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اتنے علوم یا وسعت عطا فرمائے ہیں کہ آپ جنت میں آخری شخص کو جانتے ہیں اور اس کے قبیلہ کو بھی۔

سوال..... آخری حدیث سے ثابت ہوا کہ دوزخ میں کوئی باقی نہ رہے گا اور یہ قرآن مجید کے حکم خُلدین فیہا ابداء کے خلاف ہے۔

جواب..... اس دوزخ سے طبقہ علیا مراد ہے اس پر روح البیان نے خوب لکھا ترجمہ فقیر بنام فیوض الرحمن کا مطالعہ فرمائیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاول پور۔ پاکستان

۳ رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ بروز منگل ۱۱ بجے صبح